REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان
سالانہ ۲۴ روپے
۶ ماہی ۱۳
۳ ماہی ۷
ماہانہ ۲/۸
فی پرچہ ۱؍

اتوار ۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۹ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۶۶

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور۔ ۱۸ نومبر۔ حضرت ام المومنین طال اللہ بقاءہا آج ربوہ تشریف لے گئیں۔ انہیں درد کمر اور ضعف کی تکلیف تھی۔ احباب ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا کرتے رہیں۔

لاہور (رتن باغ) ۱۸ نومبر نواب عبداللہ خان صاحب کو آج پھر کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

لاہور۔ ۱۸ نومبر۔ مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب آج دورے پر لاہور تشریف لائے۔

"تبت اور نیپال کا خلفشار پاکستان کے استحکام پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔" امریکہ کا اعتماد

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ کل پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن سے ۱½ گھنٹے تک کشمیر۔ تبت اور نیپال کی تازہ ترین صورت حالات پر بات چیت کی۔ ملاقات کے وقت نائب وزیر خارجہ امریکہ اور پاکستانی سفیر مسٹر حسن اصفہانی بھی موجود تھے۔ ملاقات کے بعد آنریبل چودھری صاحب نے ایک اخباری نمائندے کے استفسار پر بتایا۔ کہ آج صرف تبادلہ خیالات ہی ہوا ہے کسی بات کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق امریکی وزیر خارجہ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ جلد ہی پاکستان اور ہندوستان میں مسئلہ کشمیر پر کوئی احسن فیصلہ ہو جائے گا۔ آپ نے کہا۔ امریکہ اس خطے میں اس لئے جلد امن چاہتا ہے۔ کہ تبت سے صرف چند میل دور ہے۔ جس پر کمونسٹوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور نیپال کے قریب ہے جہاں قوم پرست موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش میں لڑائی کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ امریکہ کو پاکستان کے استحکام پر اعتماد ہے۔ تبت اور نیپال کا اندرونی خلفشار اس پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

مسٹر لی نے محضر پیش کرنے کا وعدہ کر لیا

لیک سکسیس ۱۸ نومبر۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر لی نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ورلڈ مسلم کانفرنس کے محضر میں مندرجہ جذبات کو سلامتی کونسل تک پہنچائیں گے۔ اس محضر پر دنیا کے دس لاکھ مسلمانوں کے دستخط ہیں۔ جنہوں نے ریاست جموں و کشمیر کو آزاد کرنے کے عہد کے ساتھ ساتھ سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہاں جلد از جلد آزادانہ استصواب کرایا جائے۔

نزدیک و دور سے

لاہور۔ ۱۸ نومبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ بعض غیر مجاز اشخاص عوام سے کپڑے اور چندہ وغیرہ حاصل کر رہے ہیں۔ لہٰذا عوام کو ایک سرکاری اعلان میں مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے شخص کو کوئی کسی قسم کی مدد نہ دیں جس کے پاس ڈپٹی کمشنر کا تصدیق کردہ شناختی کارڈ نہ ہو جس پر ڈپٹی کمشنر کی مہر بھی ہو۔

نیویارک ۱۸ نومبر۔ کرسچین مانیٹر کے نامہ نگار خصوصی کا کہنا ہے کہ گرچہ ترکی کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے اور اس نے جہاد کا اعلان نہیں کیا لیکن کوریا میں ترک فوجوں کی آمد کے ساتھ حملہ کرنے والے مسلمانوں کا جنگی نعرہ اللہ اکبر بھی وہاں کے مورچوں پر سنا جائے گا۔ اور ازمیر اور استنبول کے علاقے کے جو کاشتکار سپاہی کوریا جا رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ ان کے امام بھی ہوں گے (سٹار)

استنبول ۱۸ نومبر۔ شامی وزیر عدل نے دمشق میں متعین ترکی سفیر سے دونوں ملکوں کے درمیان ایک قانونی معاہدہ کے متعلق گفتگو کی ہے (سٹار)

لاہور ۱۸ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کارپوریشن اور پولیس کے عملے کی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مالکان مکانات سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے مکانوں کی دیواروں پر اشتہار وغیرہ لگانے اور لکھنے کی اجازت نہ دیں۔

لکھنؤ (ارنیبرونا) ۱۸ نومبر۔ کل یہاں سے ۵۰ میل کے فاصلے پر دو بم باروں کے ہوا میں باہم ٹکرا جانے سے تیرہ ۱۳ ہوا باز ہلاک اور دس ہوا باز بری طرح زخمی ہو گئے۔

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تبتی حکومت تین افراد پر مشتمل ایک وفد لیک سکسیس بھیج رہی ہے۔ یہ وفد مجلس اقوام متحدہ سے اپیل کرے گا۔ کہ وہ تبت کے معاملے میں مداخلت کرے۔

لندن ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی کابینہ اگلے ہفتے اس امر کا فیصلہ کرے گی۔ کہ نیپال کے نئے تین سالہ بادشاہ کو تسلیم کیا جائے یا پہلے ۴۴ سالہ بادشاہ تری بھون کو

دمشق ۱۸ نومبر۔ ایک سرکاری ترجمان کی اطلاع کے مطابق شام نے جو تعمیری منصوبے تیار کئے ہیں۔ ان پر ۳۰ کروڑ ڈالر صرف ہوں گے۔ (سٹار)

بیروت ۱۸ نومبر۔ قاہرہ کے افغانی مختار الامور مسٹر ہارون المجددی نے ایک بیان میں سٹار کو بتایا کہ افغانستان تمام امور اور بالخصوص مسئلہ فلسطین کے متعلق عرب نقطہ نظر کی حمایت کرتا ہے۔ (سٹار)

لاہور ۱۸ نومبر۔ پنجاب پولیس نے گیلانی پرنٹنگ پریس۔ در بلڈنگ ہاؤس پر انقلاب روس کی اہمیت نامی کتاب کو قبضہ میں لینے کیلئے چھاپہ مارا اور اس پمفلٹ کی ۴ ہزار کاپیاں اپنے قبضہ میں لے لیں

گجرات ۱۸ نومبر۔ آج سردار عبدالرب نشتر کے حکم سے گجرات میونسپل کمیٹی کو توڑ دیا گیا ہے۔

ملازمتوں کے صوبائی کوٹے بحال رہیں گے

کراچی ۱۸ نومبر۔ حکومت مرکزیہ کے ایک اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ مرکزی سول سروس کے لئے حال ہی میں جو خالصۃً قابلیت کی بناء پر بھرتی کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سے صوبائی کوٹوں پر اثر نہیں پڑیگا۔ بلکہ فی الحال صرف ۲۰ فیصدی خالص قابلیت کی بناء پر پُر کی جائیں گی۔

پاکستان کا مطالبہ منظور

لیک سکسیس ۱۸ نومبر۔ کل جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کے رکن نے کہا کہ میری حکومت پاکستان کے اس مطالبے کو منظور کر لینے کے لئے تیار ہے کہ نسلی گروہ بندی کے بل پر عمل درآمد فی الحال ملتوی کر دیا جائے آپ نے کہا۔ اگر ہندوستان اپنی شکایت واپس لے لے تو تینوں ملکوں کی کانفرنس اب بھی ہو سکتی ہے۔

لچر اشتہار بازوں کے لئے چھ ماہ قید

لاہور ۱۸ نومبر۔ لچر اور غیر شائستہ مشتہری کو بند کرنے کے ایکٹ کے تحت ڈپٹی کمشنر لاہور نے اعلان کیا ہے کہ دیواروں بورڈوں اور دیگر اسی قسم کی جگہوں پر اس قسم کے اشتہار لکھنے یا لگانے والوں کو ۶ ماہ قید یا ۵۰۰ روپیہ جرمانہ یا بیک وقت دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔ یاد رہے کہ اس قانون کے مطابق اشتہار لکھنے یا لگانے والے کے ساتھ ساتھ لکھوانے اور لگوانے والا بھی برابر کا مجرم گردانا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں پولیس افسروں کو اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں۔

مختصر اور اہم

★ کراچی ۱۸ نومبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے پنجاب کے انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ حاصل کرنے والے امیدواروں کے لئے درخواستیں دینے کی تاریخ ۱۵ دسمبر تک بڑھا دی ہے۔

★ قاہرہ ۱۸ نومبر۔ حکومت مصر نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ بطور امداد دیا ہے

★ ٹوکیو ۱۸ نومبر۔ سیئول سے ۴۵ میل دور ۲ ہزار گوریلا کمونسٹوں نے جنوبی کوریا کے دار الحکومت پر قبضہ کر لیا۔

★ نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ آج بیر گنج کے علاقے میں سرکاری فوجیں ۳ میل اور پیچھے ہٹ گئیں۔ باغیوں نے آج چار اور شہروں پر قبضہ کر لیا۔

★ لکھنؤ ۱۸ نومبر۔ آج یہاں ہندوستانی کمانڈر انچیف اور اتر پردیش کے وزراء نے نیپال و تبت کے ساتھ ملنے والی ہندوستانی سرحد کے دفاع سے متعلقہ امور پر غور کیا۔

★ پیرس ۱۸ نومبر۔ حکومت فرانس نے پاکستان کے دو طالب علموں کو کوئلے کی کان کنی اور پودوں کی تحقیقات کی تعلیم کے حصول کے لئے دو وظیفے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

★ کراچی ۱۸ نومبر۔ حکومت پاکستان نے کوئٹہ میں ایرانی قونصل جنرل کے قیام پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

★ لیک سکسیس ۱۸ نومبر۔ جنرل اسمبلی آج مسٹر لی کے بیس سالہ مسودہ امن پر بحث کرے گی۔

نئی سیاسی پارٹیوں کا وجود پریشان کن نہیں!

راجہ غضنفر علی خان کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۸ نومبر۔ پاکستان کے سفیر متعینہ ایران ہز اکسیلنسی راجہ غضنفر علی خان نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ مستقبل قریب میں پاکستان اور ایران کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے ہونے والا ہے۔ دونوں حکومتیں اس امر پر متفق ہیں کہ اس قسم کا معاہدہ عمل میں آئے۔ اس کی تفصیلات تصفیہ طلب ہیں جن کے متعلق دونوں حکومتوں کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں پنجاب کی نئی سیاسی پارٹیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ میرے خیال میں نئی سیاسی پارٹیوں کا معرض وجود میں آنا پریشان کن نہیں ہے۔ پاکستان کے ساتھ وفاداری بہر صورت مقدم ہے۔ اگر نئی پارٹیاں بنانے والوں کی وفاداری غیر مشتبہ ہے۔ اور ان کا اختلاف دیانتداری پر مبنی ہے تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ البتہ مخالفت کا اصولی ہونا ضروری ہے۔ ذاتیات کو بیچ میں لانا اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ آپ نے نئے انتخابات میں سرکاری افسران کے غیر جانبدار رہنے اور کسی قسم کا حصہ نہ لینے پر زور دیا۔

آپ نے آخر میں کہا۔ میں ذاتی طور پر صوبائی تعصب کے خلاف ہوں۔ لیکن اس میں بھی کیا شک ہے کہ پنجاب کو خدا کے فضل سے پاکستان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کے جوان وقت آنے پر زندگی کے ہر شعبے میں کامرانی کے ساتھ ہر مشکل سے گزر جانے والے ہیں۔"

(اسٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جیسا کہ الفضل میں اعلان کیا گیا ہے۔ امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ انشاء اللہ ۲۶؍ نومبر کو ہوگا۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس جلسہ کے لئے ابھی سے انتظامات کرنے شروع کر دیں۔ اور چونکہ مرکز سے علماء ہر جگہ بھجوانے مشکل ہیں۔ اس لئے جماعتوں میں علم دوست احباب خود ہی تقاریر کی تیاری کا انتظام کریں۔ تقاریر کے لئے جماعتیں اپنے اپنے طور پر مضامین کا انتخاب کر سکتی ہیں۔ راہ نمائی کے لئے بعض عنوانات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ یہ مضامین قریبًا تمام کتب سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مل سکیں گے۔

عنوانات یہ ہیں :۔ (۱) معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (۲) حضورؐ کی قوت قدسی (۳) حضورؐ کا بیوی بچوں اور خویش و اقارب سے سلوک۔ غیروں سے سلوک (۴) حضورؐ کی شانِ جمال (۵) حضورؐ کی شانِ جلال (۶) حضورؐ کا فرمودہ جنگی ضابطہ (۷) حضورؐ کا اسوۂ حسنہ امراء ~~کے لئے۔ غرباء~~ کے لئے۔ مذہبی لوگوں کے لئے۔ سیاسی لوگوں کے لئے وغیرہ (۸) غلامی کے انسداد کے لئے آپؐ کی کوششیں (۹) دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے حضورؐ کا اسوہ اور تعلیم۔ (۱۰) آپؐ کے تعدد ازواج پر اعتراض کا جواب (۱۱) آپؐ کی سادہ زندگی (۱۲) آپؐ کی خدا تعالیٰ سے محبت اور اس پر توکل (۱۳) آپؐ کی معاملات کی صفائی۔ (۱۴) آپؐ کی پیشگوئیاں جو روزِ روشن کی طرح پوری ہوئیں۔ قرآن و حدیث سے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

امراو پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

قاعدہ ۵۱۵ میں صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ ہر منظور شدہ وصیت کے متعلق سال میں کم از کم ایک دفعہ جملہ موصیوں کے متعلق بصیغہ راز مقامی عہدیداروں سے رپورٹ طلب کی جایا کرے۔ کہ آیا وہ اغراض وصیّت کے ماتحت دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیّت کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں؟ اور بعد وصیت ان کی حالت میں کسی قسم کا تغیر تو پیدا نہیں ہوگیا؟ تاکہ مجلس کارپرداز دیکھ سکے۔ کہ آیا کوئی موصی ایسا تو نہیں۔ جس کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے ماتحت قابل منسوخی ہو تو مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا۔ کہ بلا توقف صدر انجمن احمدیہ میں پیش کر کے فیصلہ حاصل کرے۔ اس کے ماتحت ایک فارم جو چھپوایا گیا ہے۔ جماعتوں کے عہدہ داروں کے نام اس جماعت کی تعداد کے مطابق بھیج دئے جائیں گے۔ ہر ایک امیر و پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہوگا۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کے موصیوں کی تعداد سے جلد سے جلد اطلاع دے۔ اور فارم پہنچنے پر جلد سے جلد پُر کر کے سکرٹری مجلس کارپرداز کے نام ارسال کر دے۔

یہ اعلان پہلے بھی الفضل میں شائع کیا گیا ہے۔ مگر کسی جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تاکید ہے۔ کہ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کریں)

(۱) آپ وہ لوگ ہیں جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے۔

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپکی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے

(۹) تبلیغ رک رہی ہے۔ مشن بے کار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھدو

(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور چھٹے سال کے چندے فورًا ادا کر کے دنیا کو بتادو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں۔

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار :۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

صاحب نصاب مستورات زکوٰۃ بھی ادا کریں

آج کل جماعتی چندوں میں مستورات کافی نمایاں حصہ لے رہی ہیں۔ لیکن ادائیگی زکوٰۃ کی طرف کم توجہ دے رہی ہیں۔

ان مستورات کے متعلق جن کے پاس قابل زکوٰۃ زیورات ہیں۔ لیکن وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ ان کے متعلق احادیث شریف میں سخت تہدید آئی ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۹۰ میں یوں مذکور ہے۔

عن زینب امراۃ عبد اللّٰہ قال خطبنا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء لتصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر جھنم یوم القیامۃ

ترجمہ :۔ عبد اللہ کی بیوی زینب سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ اور فرمایا اے عورتوں کے گروہ تم ضرور صدقہ (زکوٰۃ) دو۔ خواہ زیوروں سے ہی ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن جہنم میں تمہاری اکثریت ہوگی۔ پس مستورات کو چاہیئے۔ کہ جس طرح دوسرے چندوں میں وہ نمایاں حصہ لے رہی ہیں۔ اسی طرح ادائیگی زکوٰۃ کا بھی خاص خیال رکھیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ واریاں

ہمارے جلسہ سالانہ کے ایام قریب تر آ رہے ہیں۔ اس وقت صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ مگر چندہ جلسہ سالانہ کی مقدار اس نسبت سے بہت ہی کم ہے جس کا حالات تقاضا کرتے ہیں۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد اور گذشتہ سالوں کی طرح اس وادیٔ غیر ذی ذرع میں رہائش کے علاوہ۔ خوراک۔ روشنی۔ پانی اور صفائی وغیرہ کے لئے مکمل انتظامات کے لئے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کس قدر روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ آخر اکتوبر تک اس مد میں قریبًا ساڑھے نو ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ جو ۶۰۰۰۰ کے مقابلہ میں صفر کے برابر ہے۔ لہٰذا نظارت ہذا جملہ مخلصین جماعت سے استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے سابقہ قربانی کے معیار کو قائم رکھتے ہوئے اس کمی کو نہ صرف پورا کر دیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ولادت

۱۳-۱۴ کی درمیانی شب کو ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین اور مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاں لڑکے تولد ہوئے۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب کا یہ پہلا لڑکا ہے۔ جو چار لڑکیوں کے بعد ہوا ہے۔ اور یہ مولوی نور الحق صاحب کا دوسرا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دونوں نومولود بچوں کو لمبی عمر عطا فرمائے (خود [illegible])

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

961

محال است کہ ہنرمنداں بمیرند ....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند روز ہوئے "الاعتصام" میں جو اپنے تئیں اہل حدیث کا ترجمان ظاہر کرتا ہے۔ دستور ساز کمیٹی کی سفارشات پر جو ریزولیوشن اہلحدیثوں کے اس گروہ نے جو مدیر الاعتصام کے ہم خیال ہیں پاس کئے تھے۔ جن میں ایک ریزولیوشن میں یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ ان سفارشات میں ملاحدہ و مرتدین کے حقوق شہریت کی توضیح نہیں کی گئی۔ اس پر الفضل نے بھی تبصرہ کیا تھا اور ہفت روزہ "آفاق" نے بھی اپنے نقطۂ نظر سے کچھ اعتراضات کئے تھے اس پر اب الاعتصام نے ایک نوٹ تحریر کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے:-

"الفضل اور آفاق نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ الفضل کا اعتراض تو ہماری سمجھ میں آسکتا ہے کیونکہ وہ جس مذہب کا ترجمان ہے اس کی دیانتداری سے یہ را‌ئے ہے۔ کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے والے سب کافر ہیں بشرطیکہ مرزا صاحب کی دعوت ان تک پہنچ چکی ہو۔ الفضل کے اضطراب کا بھی ہمیں احساس ہے۔ کیونکہ اب تک انگریز کے کھونٹے پر انہوں نے اچھل کود کی ہے اور اس کے چلے جانے کے بعد انہیں بے چارگی کا سامنا ہے۔ ان کی بے چینی کا بڑا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زبان سے گو یہ لاکھ کہیں اور یقین دلائیں کہ ان بدلے ہوئے حالات میں ہم عام مسلمانوں کو کافر نہیں سمجھتے مگر عمل کی خلیج اب تک مسلمانوں اور ان میں حائل ہے۔ چنانچہ یہ اب بھی اہل سنت کے اقتدا میں نماز نہیں پڑھتے۔ اہل سنت کے معصوم بچوں کے جنازہ میں شریک نہیں ہوتے اور ازدواجی رشتہ اور ناطہ بھی مسلمانوں سے قائم نہیں کرتے

البتہ ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ سرور صاحب کو خدانخواستہ کیا خطرہ ہے؟

(الاعتصام ۱۷ نومبر ۱۹۵۰ء)

ہمارا خیال ہے کہ جناب سرور مدیر آفاق اب سمجھ گئے ہوں گے کہ اہل حدیثوں کی یہ انجمن جس نے سفارشات پر اعتراضات کئے ہیں۔ ملاحدہ اور مرتدین کے شہری حقوق کا کیوں تعین کرانا چاہتی ہے۔ اہل حدیث کو عام ملاحدہ اور مرتدین سے کوئی تعرض نہیں اور نہ کوئی ان سے وجہ پرخاش ہے۔ وہ تو صرف "مرزائیت" کا قلع قمع بذریعہ حکومت چاہتے ہیں۔ کیونکہ انگریز کے عہد میں تو مرزائی انگریز کے کھونٹے پر اچھل کود کرتے رہے ہیں۔ اب خیر سے یہاں مدیر الاعتصام جیسے پکے مسلمانوں کی حکومت ہے اگر وہ بھی ان کے ملّا ازم کی حفاظت اور حمایت نہ کریگی تو کیا سٹالین یا ہٹلر آکر کرے گا؟

اصل بات یہ ہے کہ مدیر الاعتصام باقی دشمنانِ حق کی طرح عوام کو یہ دھوکا شروع سے دیتے چلے آئے ہیں کہ احمدیت انگریز کی وجہ سے ترقی کرتی ہے ورنہ اس میں ذاتی کشش کچھ بھی نہیں۔ اب جبکہ انگریز چلا گیا ہے اور ان لوگوں کے سامنے یہ سوال آیا ہے کہ باوجود انگریز کے چلے جانے کے احمدیت پھر بھی جادۂ ترقی پر گامزن ہے بلکہ اس نے لوگوں کو اور بھی متاثر کرنا شروع کر دیا ہے تو بجائے اس کے کہ یہ لوگ نیک نیتی سے ان بواعث کی چھان بین کرتے جو اس کی ترقی کا باعث ہو رہے ہیں۔ انہوں نے عوام کو یہ باور کرانا شروع کر دیا ہے کہ موجودہ حکومت بھی مرزائی نوازی کر رہی ہے اس لئے زور دے کر ملاحدہ اور مرتدین کے شہری حقوق کا تعین کرا دیا جائے اور اپنا خودساختہ مسئلہ کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے اس بہانہ سے قانون میں گھسیڑ دیا جائے۔ پھر حکومت مجبوراً "مرزائیوں" کو مرتد قرار دے کر سنگسار کروا دے گی اس طرح ملّا ازم کی نا اہلیت پر پردے پڑ جائیں گے اور ان کا بھرم رہ جائے گا۔ مگر ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

"محال است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند" چاہئے تو یہ تھا کہ یہ اہل حدیث ملا بجائے کرم کتابی بننے کے اور گھٹنے کے نیچے پاجامہ رکھنے والے ایسے مسائل میں مینڈکی کی چندی نکالنے میں وقت ضائع کرتے کوئی ٹھوس تبلیغی کام کر کے دکھاتے۔ تاکہ خدا و رسول کی خوشنودی کے علاوہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی ان کی طرف سے اعتماد پیدا ہوتا۔ مگر انہوں نے اس ضمن میں بھی ایک صدی میں جو کچھ کیا وہ یہی ہے کہ وہ احمدیہ جیسی فعال جماعت کے راستہ میں صرف روڑے اٹکانے کی کوشش میں مصروف رہے ہیں۔ اور ان کی اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

مسلمان جواب باہوش ہو گئے ہیں اور ملا ازم کے ڈھکوسلا وغیرہ مسائل کی الجھنوں میں پھنس کر نہیں رہنا چاہتے۔ وہ ان فقیہانِ شہر سے پوچھتے ہیں کہ کہ بتاؤ تم جو انہیں کافر و مرتد کہتے ہو اور کہتے ہو کہ پہلے حکومت انہیں اقلیت قرار دے اور پھر ان کی تبلیغ روکی جائے اور اگر کوئی احمدی ہو تو اس کو مرتد قرار دے کر کابل کے امیروں کی طرح حکومت سنگسار کر دے۔ تم نے عملاً جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کیا ٹھوس کام کیا ہے؟ غیر مسلموں میں کتنے مشن تم نے کھولے ہیں؟ مسلمانوں کو پابند اسلام کرنے میں اور ان کو صحیح اور فعال مسلمان بنانے میں کیا تحقیقی کام کیا ہے؟ تو ایسے معترضین کو چونکہ جواب دینے میں انہیں مشکل پیش آتی ہے اور اپنا کچھ بھی کام نہیں دکھا سکتے کیونکہ مسجدوں کے حجروں میں بیٹھ کر کتب احادیث پر چند قیاسی حواشی در حواشی لکھ لکھ کر کاغذ سیاہ کر دینے سے عوام کو کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے یہ ملا چاہتے ہیں کہ قانون ساز اسمبلی ہی ان کی مدد کو پہنچے۔ اور کوئی قانون خواہ کتنا ہی قرآن کریم کی تعلیم کے منافی ہو ایسا بنا دے جس سے ہمارے ہاتھ میں خونی ہتھیار آجائے جس سے ہم احمدیوں کو کافر و مرتد قرار دے کر ان کی سنگساری کے خونی فتوے لکھا کریں اور اس طرح احمدیت کا قلع قمع ہو جائے۔ تو پھر عوام کے دلوں میں ہماری ہی حکومت ہو جائے گی۔ نہ صرف یہی بلکہ حکومت کی باگ ڈور بھی جس طرف چاہیں گے ہم ہی موڑا کریں گے۔

مدیر الاعتصام نے اپنی اس فنکاری سے کام لیکر جو ملا ازم کی وجہ سے مسائل کی کھال نکالنے کی مشق سے آپ میں کمال کی حد کو پہنچ چکی ہوئی ہے۔ عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور اپنی تہی دامانیوں اور نا اہلیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے احمدیوں کو مجرم ٹھہرانے کے لئے ان پر دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھنے کا الزام لگایا ہے گویا کہ یہ کوئی ایسا کام ہے جو آپ نے پہلے مسلمان علماء میں کبھی دیکھا سنا ہی نہیں تھا اور صرف "مرزائیوں" ہی نے یہ کام کیا ہے اور آپ کو گویا پتہ ہی نہیں کہ ع

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

کیا ندوی دیوبندیوں اور بریلویوں کو۔ یا بریلوی ندویوں اور دیوبندیوں کو۔ اور دیوبندی بریلویوں اور ندویوں کو کافر و مرتد اور اس لئے واجب القتل نہیں سمجھتے؟ کیا دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے والا کافر و مرتد نہیں ہوتا؟ بلکہ کیا ایک فرقہ کا آدمی دوسرے فرقہ کو اپنے علماء کے فتوے کے مطابق کافر و مرتد نہ سمجھنے کی وجہ بھی کافر و مرتد نہیں ہو جاتا؟ پھر کیا مدیر الاعتصام کو یہ علم نہیں ہے کہ ہر شہر میں ایسی مساجد ہیں جن پر بورڈ لگے ہوئے ہیں کہ یہاں حنفیوں یا اہلحدیث وغیرہ کے طریق پر نماز پڑھنا ہوگی ورنہ نتائج کا وہ خود ذمہ وار ہوگا؟ کیا مولینا نے خود کسی شرک پرست کے بچہ کا جنازہ پڑھا ہے؟ پھر مولینا یہ تو بتائیے کہ احمدیوں نے کب کسی مسلمان کہلانے والے کو واجب القتل ٹھہرایا ہے؟ اور کب کہا ہے کہ فلاں فرقہ کو حکومت اقلیت قرار دے کر اس کے مسلمانوں سے علیحدہ شہری حقوق متعین کرے؟ مسلمانوں میں اتنے فرقے ہیں اور کوئی فرقہ ایسا نہیں جو باقی سب فرقوں کو کافر و مرتد سمجھ کر واجب القتل نہ قرار دیتا ہو۔ احمدیوں نے تو ایک بھی مسلمان کہلانے والے کے خلاف خواہ اس کے اعتقادات کتنے بھی اسلام سے متضاد ہوں واجب القتل ہونے کا فتوٰی کبھی نہیں دیا۔ اگر دیا ہے تو دکھاؤ؟ پھر ایک بھی ایسے مسلمان کے خلاف حکومت سے نہیں کہا کہ اس کو مسلمانوں سے علیحدہ شمار کیا جائے۔ مگر باقی تمام فرقوں کے علماء نے ہر دوسرے فرقے کے متعلق ایسا ہی فتوے دیا ہوا ہے۔ آپ نے ان کا تو ذرا بھی ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ پھر احمدیوں پر برسنے کی کچھ تو وجہ ہے۔ آخر وہی بات ہے نا۔

ہم اگر بولیں تو کہلائیں برے
شیخ چپ ہو تو توکل ٹھہرے
تم جسے چاہو چڑھا دو سر پہ
ورنہ یوں دوش پہ کاکل ٹھہرے

مولینا اصل بات یہ ہے کہ آپ احمدیت کی ترقی سے جلتے ہیں۔ آپ کی جماعت اس کے مقابلے میں کوئی اسلامی کام پیش نہیں کر سکتی۔ آپ ڈرتے ہیں کہ قوم آپ سے کسی ٹھوس کام کے دکھانے کا مطالبہ کرے گی۔ آپ اس کو کچھ بھی نہیں دکھا سکتے۔ اس لئے آپ چاہتے ہیں کہ احمدیت میں سے کیڑے نکالے جائیں۔ اس پر اعتراضات کا غبار اڑایا جائے تاکہ قوم کی نظروں سے آپکی اپنی نااہلیت اور بے بسی چھپ جائے۔ کیونکہ وہ اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ اس وقت اسلام کا کام صرف "مرزائی" ہی کر رہے ہیں۔ جس کو خود ان کے کافر و مرتد اور واجب القتل ٹھہرانے والوں نے مجبوراً تسلیم کیا ہے۔ ان کو تسلیم کرنا پڑا ہے؟

قادیان میں احمدیہ ٹورنامنٹ

ہجرت کے بعد سے لیکر قریباً ہر سال درویشان قادیان میں ورزش کا شوق پیدا کرنے نیز تفریح طبع کے لئے کھیلوں کا پروگرام بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی مورخہ ۹/۱۱/۵۰ بروز جمعرات تا ۱۳/۱۱/۵۰ متواتر پانچ دن تک زیر اہتمام مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج احمدیہ ٹورنامنٹ درویشان نے مندرجہ ذیل کھیلوں میں حصہ لیا۔ والی بال۔ والی بال پیر رِنگ۔ گولہ لانگ جمپ۔ سو گز دوڑ۔ ایک میل دوڑ۔ کشتیاں۔ کبڈی اس ٹورنامنٹ میں غیر مسلم احباب نے بھی دلچسپی دکھائی کبڈی کا میچ بڑا دلچسپ تھا۔ مورخہ ۱۳/۱۱/۵۰ کو نماز مغرب سے قبل تکیہ کمال الدین کے پاس تلاوت۔ نظم تقسیم انعامات اور دعا کے بعد احمدیہ ٹورنمنٹ کا یہ شاندار پروگرام بفضلہ تعالیٰ اختتام کو پہنچا

محمود احمد عارف

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت خدا کا پیارا بنا دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے

"اللہ تعالےٰ نے دنیا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا انس و شوق صرف خدا تعالےٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالےٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۵)

آنحضرتؐ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسےٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔" (ایضاً ص۹۷ حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور تربیت نے صحابہ کرامؓ کو کیا سے کیا بنا دیا

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے دلوں میں وہ جوش عشق الٰہی پیدا ہوا اور توجہ قدسی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ تاثیر ان کے دلوں میں ظاہر ہوئی کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹائے۔ کیا کوئی پہلی امت میں ہمیں دکھلا سکتا ہے یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے بھی صدق اور صفا دکھلایا۔ ......

اب حضرت عیسےٰؑ کے صحابہ کا حال سنو! کہ ایک نے تو جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا۔ تیس روپیہ لے کر حضرت مسیحؑ کو گرفتار کرا دیا اور پطرس حواری جس کو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں اس نے حضرت مسیح کے روبرو ان پر لعنت بھیجی اور باقی جس قدر حواری تھے وہ مصیبت کا وقت دیکھ کر بھاگ گئے اور ایک نے بھی استقامت نہ دکھلائی اور ثابت قدم نہ رہے اور بزدلی ان پر غالب آگئی۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے تلواروں کے سایہ کے نیچے وہ استقامتیں دکھلائیں اور اس طرح مرنے پر راضی ہوئے جن کی سوانح پڑھنے سے رونا آتا ہے۔

پس کیا چیز تھی جس نے ایسی عاشقانہ روح ان میں پھونک دی اور وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے ان میں اس قدر تبدیلی کر دی۔ یا تو جاہلیت کے زمانہ میں وہ حالت ان کی تھی کہ وہ دنیا کے کیڑے تھے اور کوئی معصیت اور ظلم کی قسم نہیں تھی جو ان سے ظہور میں نہیں آئی تھی۔ اور یا اس نبی کی پیروی کے بعد ایسے خدا کی طرف کھینچے گئے کہ گویا خدا ان کے اندر سکونت پذیر ہو گیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ وہی توجہ اس پاک نبی کی تھی جو ان لوگوں کو سفلی زندگی سے ایک پاک زندگی کی طرف کھینچ کر لے آئی اور جو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے اس کا سبب تلوار نہیں تھی۔ بلکہ وہ اس تیرہ سال کی آہ و زاری اور دعا اور تضرع کا اثر تھا جو مکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرتے رہے۔ اور مکہ کی زمین بول اٹھی کہ میں اس مبارک قدم کے نیچے ہوں جس کے دل نے اس قدر توحید کا شور ڈالا جو آسمان اس کی آہ و زاری سے بھر گیا۔ خدا بے نیاز ہے اسکو کسی کی ہدایت یا ضلالت کی پروا نہیں۔ پس یہ نور ہدایت جو خارق عادت طور پر عرب کے جزیرہ میں ظہور میں آیا۔ اور پھر دنیا میں پھیل گیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دلی سوزش کی تاثیر تھی۔ ہر ایک قوم توحید سے دور اور مہجور ہو گئی۔ مگر اسلام میں چشمۂ توحید جاری رہا۔ یہ تمام برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ یعنی کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

پس پہلے نبیوں کی امت میں جو اس درجہ کی صلاح اور تقویٰ پیدا نہ ہوئی اس کی یہی وجہ تھی کہ اس درجہ کی توجہ اور دلسوزی امت کے لئے ان نبیوں میں نہیں تھی۔ افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرمؐ کا کچھ قدر نہیں کیا۔ اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس امت کو یہ دعا سکھلاتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی ہے؟"

(ایضاً صفحہ ۹۸-۱۰۱ حاشیہ)

آنحضرتؐ کا گمشدہ توحید کو از سر نو لانا اور مخلوق کی بے انتہا ہمدردی کرنا

"توحید کا موجب اور توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ اور توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔

بات یہ ہے کہ ایک طرف تو حضرت احدیت جل شانہ کی ذات نہایت درجہ استغنا اور بے نیازی میں پڑی ہے۔ اس کو کسی کی ہدایت اور ضلالت کی پروا نہیں اور دوسری طرف وہ بالطبع یہ بھی تقاضا فرماتا ہے کہ وہ شناخت کیا جائے۔ اور اس کی رحمت ازلی سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ پس وہ ایسے دل پر جو اہل زمین کے تمام دلوں میں سے محبت اور قرب الٰہی سبحانہٗ کا حاصل کرنے کے لئے کمال درجہ پر فطرتی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور نیز کمال درجہ کی ہمدردی بنی نوع کی اس کی فطرت میں ہے تجلی فرماتا ہے۔ اور اس پر اپنی ہستی اور صفات ازلیہ ابدیہ کے انوار ظاہر کرتا ہے اور اس طرح وہ خاص اور اعلےٰ فطرت کا آدمی جس کو دوسرے لفظوں میں نبی کہتے ہیں اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔

پھر وہ نبی بوجہ اس کے کہ ہمدردی بنی نوع کا اس کے دل میں کمال درجہ جوش ہوتا ہے اپنی روحانی توجہات اور تضرع اور انکسار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا جو اس پر ظاہر ہوا ہے دوسرے لوگ بھی اس کو شناخت کریں اور نجات پائیں اور دلی خواہش سے اپنے وجود کی قربانی خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس تمنا سے کہ لوگ زندہ ہو جائیں کئی موتیں اپنے اوپر قبول کر لیتا ہے اور بڑے مجاہدات میں اپنے تئیں ڈالتا ہے جیسا کہ اس آیت میں اشارہ ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔

تب اگرچہ خدا تعالےٰ مخلوق سے بے نیاز اور مستغنی ہے مگر اس کے دائمی غم اور حزن اور کرب و قلق اور تذلل اور نیستی اور نہایت درجہ کے صدق اور صفا پر نظر کر کے مخلوق کے مستعد دلوں پر اپنے نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دیتا ہے اور اس کی پر جوش دعاؤں کی تحریک سے جو آسمان پر ایک صعب ناک شور ڈالتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے نشان زمین پر بارش کی طرح برستے ہیں۔ اور عظیم الشان خوارق دنیا کے لوگوں کو دکھلائے جاتے ہیں۔ جن سے دنیا دیکھ لیتی ہے کہ خدا ہے اور خدا کا چہرہ نظر آ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ پاک نبی اس قدر دعا اور تضرع اور ابتہال سے خدا کی طرف توجہ نہ کرتا اور خدا کے چہرہ کی چمک دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنی قربانی نہ دیتا اور ہر ایک قدم میں صدہا موتیں قبول نہ کرتا۔ تو خدا کا چہرہ دنیا پر ظاہر نہ ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی خدا تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانون قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔

سو خدا کی راہ میں سب سے اوّل قربانی دینے والے نبی ہیں۔ ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام دوسروں کیلئے کوشش کرتے ہیں لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کیلئے جاگتے ہیں اور لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے اوپر وارد کر لیتے ہیں یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ تا خدا تعالےٰ کچھ ایسی تجلی فرمائے کہ لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ خدا موجود ہے۔ اور مستعد دلوں پر اس کی ہستی اور اس کی توحید منکشف ہو جائے تا کہ وہ نجات پائیں۔ پس وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مرتے ہیں اور جب انتہا درجہ پر ان کا درد پہنچتا ہے اور ان کی دردناک آہوں سے (جو مخلوق کی رہائی کیلئے ہوتی ہیں) آسمان پر ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالےٰ اپنے چہرہ کی چمک دکھلاتا ہے اور زبردست نشانوں کے ساتھ اپنی ہستی اور اپنی توحید لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے۔ بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کو پرکھنے کا ایک آسان طریق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے اس زمانے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے پیارے رسول سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی باتوں کو پورا کرنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک وجود کو دنیا کی اصلاح اور بہبودی اور اسلام کو تمام مذاہب عالم پر غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے ہر دو امور بطریق احسن اور کما حقہٗ سرانجام دیئے۔ نیز قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کے ذریعے سینکڑوں دلائل سے اپنی صداقت دنیا پر واضح کی اور ہزارہا تازہ نشانات دکھا کر اتمام حجت کی مگر اکثر کو ابھی تک ماننے کی توفیق نہیں ملی۔

خدا کے اس مامور اور مرسل نے ان لوگوں کے انکار کی یہ حالت دیکھ کر صادق و کاذب میں فرق کرنے کی ایک نہایت آسان صورت پیش کی جس کو آج پھر ہم طالبان حق و ہدایت کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان سے از راہ ہمدردی عرض کرتے ہیں کہ وہ عداوت و تعصب اور جانبدارانہ خیالات سے اپنے آپ کو منزہ کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے اس تحریر پر غور کریں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ انسانوں سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت دریافت کریں۔ رب العالمین کی بارگاہ عالی میں جھک کر اسی سے پوچھا جائے کہ کون مفتری اور کاذب ہے اور کون صادق جو علیم کھتا ہے کہ کون ایماندار ہے اور کون بے ایمان، جو دعاؤں کو سنتا اور عاجزوں کی فریادوں پر اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کرتا ہے جس نے اپنی مقدس کتاب میں ہم سے اجیب دعوۃ الداع کے ذریعے قبولیت دعاء کا وعدہ کیا ہے اور جو ہرگز وعدہ خلاف نہیں ہے۔ عاجزی سے درخواست کریں کہ اے ہمارے خالق و مالک دنیاوی بحث و تمحیص ہمارے دل کو اطمینان نہیں دلا سکی۔ اب ہم اس معاملہ کو تیرے سپرد کرتے ہیں اور تیری ہی رحمت اور تقدس کا دامن پکڑ کر تجھ سے ملتجی ہیں۔ ہمیں بتا کہ احمدیت سچی ہے یا نہیں؟ تا ایسا نہ ہو کہ اس کے سچے ہونے کی صورت میں ہم اس کو قبول نہ کرتے ہوئے گمراہ ہی رہیں اور ہمارا حشر ان لوگوں میں ہو جو تیرے انبیاء و مرسلین کے منکر ہیں!

اگر یہ طریق اختیار کیا جائے تو ہم اپنے تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ رویا و یا کشوف کے ذریعہ حقیقت حال سے مطلع فرما دیتا ہے کیونکہ اسلام کا خدا زندہ ہے وہ دعاؤں کو سنتا اور اپنے بندوں کی مشکلات کو دور فرماتا ہے سو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی انسان سچے دل سے اس خدا کے دربار میں حاضر ہو اور ناکام واپس آئے اس قسم کے مجاہدہ کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام نے بعض ہدایات بھی دی ہیں۔ اس لئے حضور کا اصل ارشاد نقل کیا جاتا ہے:۔

حضور اپنی کتاب "نشانِ آسمانی" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حق کے طالب جو مواخذۂ الٰہی سے ڈرتے ہیں وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں۔ اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے ویسا ہی ڈرتے رہیں اور ان کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں۔ اور اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعوے جو اس نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص ہو۔ پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب؟ اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے آمین

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اسکے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تم خدا تعالےٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈالو اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگو۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے اپنی روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخل نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو۔ ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو اور دیکھو کہ اب میں نے یہ روحانی تبلیغ بھی کر دی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے"۔ ص۳۸ و ص۳۹

بالآخر ہم اپنے فرضِ منصبی سے سبکدوش ہوتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس طریق کو اپنے بندوں کی ہدایت کا موجب بنائے اور انہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ پس کیا ہی مبارک ہے وہ روح جو اس طریق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ وما علینا الا البلاغ

ہم فرض اپنا دوستوں میں کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے ارشادات گرامی

عذاب الٰہی آکر ہی رہے گا

(منقول از اخبار مساوات لاہور ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۰ء)

مورخہ ۲ر ستمبر ۱۹۵۰ء میں مولانا کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں مظفر گڑھ میں ارشاد فرمائی تھی۔ اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کا مسلک اب مسلمانوں سے مکمل مایوس ہو گیا ہے۔ اس تقریر کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں

اسلام اور کمیونزم

مولانا مودودی ہزار تقریریں کریں۔ یہ لوگ تو قرآن کو ماننے کے نہیں۔ اگرچہ وہ بہت آسان ہے یہاں جو چل رہا ہے وہی چلے گا۔ کفر کفر سے لڑیگا آگے آگے امپریلزم ہے اور پیچھے پیچھے کمیونزم سؤر کے پیچھے کتا ہے، کمیونسٹوں سے ہماری جنگ کیسی، اسلام اور اشتراکیت کا جھگڑا کیسا میں تو پوچھتا ہوں کہ اسلام ہے کہاں۔ جس سے کمیونزم کی جنگ ہوگی۔ یہ تو روسی کمیونزم کی امریکی امپریلزم سے جنگ ہے، بیشک روس کا نظام خسر الآخرۃ۔ لیکن ہمارا (برطانوی) نظام تو خسر الدنیا والآخرۃ ہے۔

بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

اب ہمارے والی بیماری مولانا مودودی کو ہو گئی ہے۔ ہم جس چٹان کی چوٹی پر کھڑے ہیں۔ علامہ مودودی بھی اس پر چڑھنے کی کوشش کرنے لگے ہیں کاش کہ وہ ہماری حالت سے عبرت حاصل کرتے قرآن سناتے سناتے جوانی گذر گئی۔ بڑھاپا جا رہا ہے۔ لیکن اس قوم نے نہ ماننا تھا اور نہ مانا۔ اور حسینؓ سے بڑھ کر کون ہوگا کہ نبوت کے ہونٹ جس کے ہونٹوں کو چوستے تھے، سامنے فرات کے کنارے سؤر اور کتے پانی پیتے تھے۔ لیکن حکومت الٰہیہ کے علمبردار کے لئے پانی کا ایک گھونٹ بھی میسر نہ تھا۔ ستر ہزار اونٹ موجود تھے ملے تو سب کے سب یزید کو اور ایک بھی نہ ملا حسینؓ کو اگر آسمان سے کوئی فرشتے اتر آئیں تو الگ بات ہے ورنہ اگر قوم یہی ہے تو انشاء اللہ الیکشن کے بعد علامہ مودودی بھی وہیں گے، جہاں آج ہم ہیں، یہ قوم اسلام کو ووٹ دے چکی اور آپ لے چکے، حضرت سید احمدؒ بریلوی کے برابر ہم میں کون ہوگا۔ اپنے وقت کے غوث قطب اور شریعت اسلام کے امام اسلامی حکومت قائم کی دارو خہ سے لے کر اوپر تک سب عالم تھے۔ شریعت کا قانون نافذ کیا کہ نیکی کی جزا ملے گی اور بدی کی سزا ملے گی۔ لیکن ہوا کیا؟ ایک ہی رات میں سب قتل کر دیئے گئے اور صبح اُٹھے تو ایک بھی باقی نہ تھا۔ یہ قصہ اب یوں ہوگا۔ یہ ماننے کے ہیں نہیں اور عذاب الٰہی ٹلے گا نہیں۔ بنی اسرائیل کی طرح فیصلہ ہو چکا ہے۔

یہ اب یوں ہی ہوگا۔ عذاب الٰہی آکر ہی رہے گا اس کپڑے میں جوئیں پڑ چکی۔ گلے میں اسکی صفائی ممکن ہی نہیں۔ اب اس لباس کے اتارے بغیر چارہ نہیں غریبوں کی آہیں اور بیواؤں کی نگاہوں کے باعث آنے والے انقلاب کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔

چوہدری ظفر اللہ خان نہایت مستحکم عقائد کے مالک اور صاف گو شخص ہیں

(ڈیلی نیوز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوٹاوہ (بذریعہ ڈاک) آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ حکومت پاکستان نے اوٹاوہ (کنیڈا) میں اپنی ایک حالیہ پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے اس خیال کی تائید کی کہ ادارہ اقوام متحدہ کمیونسٹ چین کو تسلیم کرلے اور اس بین الاقوامی ادارہ میں اس کی نمائندگی ہو۔

موصوف نے اپنے اس بیان میں پاکستان کے مختلف مسائل خصوصاً مسئلہ کشمیر کا ذکر کیا۔ اور اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ منعقد کرنے کا پر زور مطالبہ کیا۔

اس پریس کانفرنس کے متعلق روبھوی جے کیمپل نے سنٹ جانس نیو فاؤنڈ لینڈ کے اخبار ڈیلی نیوز میں جو کچھ شائع کیا ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

پاکستان نے کمیونسٹ چین کو تسلیم کرلیا ہے اور پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کی پرزور رائے ہے۔ کہ ادارہ اقوام متحدہ کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے جو اقوام متحدہ کی اسمبلی میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کے قائد بھی ہیں بتایا کہ چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ واقعات کی بناء پر ہونا چاہیئے نہ کہ اس سوال کی بناء پر کہ آیا یہ امر پسندیدہ ہے یا نہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ باشندگان چین کی نمائندگی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ چین میں کمیونسٹ حکومت قائم ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ اگر کمیونسٹ ہی چین کے بااثر حکمران ہیں خواہ ہم اُن کی پالیسیوں کو پسند کریں یا نہ کریں تو انہیں ادارہ اقوام متحدہ سے علیحدہ رکھنے کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ہم ۴۵ کروڑ باشندوں کو اس نمائندگی سے محروم کر دیتے ہیں۔ جس کا انہیں حق حاصل ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے بتایا کہ چین کی رکنیت کی باضابطگی کے متعلق کوئی دقت نہیں ہے۔ وہ بھی ادارہ اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ بلکہ پانچ اکابر میں شامل ہے۔ صرف سوال یہ ہے۔ کہ اس کی نمائندگی کون کرے۔ ایک چینی کسان کی زندگی اس کی پیدائش سے موت تک مصیبت و آلام کی زندگی ہے۔ چینی کسان کمیونسٹ یا غیر کمیونسٹ کچھ بھی نہیں ہیں۔ جو بھی ان کی مصیبت کو دور کرے۔ اس کا وہ خیر مقدم کریں گے۔

یہ کانفرنس فرسودہ طریقہ کی نہ تھی

سر محمد ظفر اللہ خان کی یہ کانفرنس رسمی طرز کی نہ تھی۔ وزیر خارجہ پاکستان کو تقریر کرتے ہوئے سن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان کی کانفرنس گھڑی گھڑائی ہے

سر محمد ظفر اللہ خان کی شخصیت نہایت پُر وقار ہے اور جب موصوف کو اپنے مضمون سے گہری دلچسپی ہوتی ہے۔ تو وہ نہایت تیز رفتاری سے بولتے ہیں۔ آپ کے طرز تقریر کے ساتھ آپ کے حرکات و سکنات بھی مقصد کے اظہار میں معاون ہوتے ہیں۔ اور سامعین آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ پاکستانی کابینہ کا یہ رکن نہایت مستحکم عقائد کا مالک اور صاف گو شخص ہے

سر محمد ظفر اللہ خان کیمبرج یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں تقسیم ملک سے قبل موصوف نے ہندوستانی پارلیمنٹ اور قانون کے میدان میں نہایت ممتاز زندگی گذاری ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خان بھی تقسیم ہند کے ممتاز حامیوں میں تھے۔ اور تقسیم کے بعد موصوف نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کا نہایت مستعدی سے ساتھ دیا ہے۔

پاکستان کے مسائل

سر محمد ظفر اللہ خان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ "پاکستان کے سامنے اب بھی متعدد مسائل ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ڈکسن کی رپورٹ کی تفصیلات میں کل امور آگئے ہیں۔ لیکن پاکستان نے رپورٹ کے اس فیصلہ پر اعتراض کیا تھا۔ جس میں یہ سفارش کی گئی تھی۔ کہ دونوں مملکتیں کو اپنے حل تلاش کرنے کا ذمہ وار بنایا جائے۔ کہ پاکستان کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ کشمیر کے اندر آزادانہ استصواب رائے عامہ ہو تاکہ باشندگان کشمیر اپنی مرضی سے دو مملکتوں میں سے کسی ایک سے الحاق کرلیں۔ بھارت نے اس کو اصولاً تو تسلیم کرلیا۔ لیکن وہ ضروری رائے طلبی کے سلسلے میں برابر مشکلات پیدا کرتا رہا۔

وزیر موصوف نے بتایا کہ دولت مشترکہ کے ان دو ممبروں کے درمیان خاص دشواری یہ ہے۔ کہ کشمیر کا زیادہ حصہ بھارت کے قبضہ میں ہے۔ تقسیم کے موقعہ پر یہ طے پایا تھا۔ کہ پاکستان بھارت سے ۱۶۵۰۰۰ ٹن فوجی ذخائر پائے گا۔ لیکن ابھی تک پاکستان محض ۳۰۰۰۰ ٹن پا سکا ہے۔ اسلحہ کے بیشتر کارخانے بھارتی حلقہ میں واقع ہیں۔ اور پاکستان کو ہر چیز غیر ممالک سے خریدنا پڑی

اس سوال کے جواب کہ کس قسم کی رسدوں کی ضرورت ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ ہمیں کارتوس سے لیکر میدان جنگ کے لئے ہر قسم کا سامان چاہیئے۔ آنریبل وزیر موصوف نے ان

الفاظ میں کہا کہ کوریا میں فوجوں کو نہ بھیجنے کی وجہ پاکستان میں عملے کی کمی نہ تھی۔ بلکہ حقیقتاً سامان اور تربیت کی کمی تھی۔ ہمارے ملک کے وزیر اعظم وہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے اقوام متحدہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا تھا۔ اور پاکستان نے اس کے لئے ۵۰۰۰ ٹن گیہوں بھی بھیجا۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا "ایسی صورت میں کہ پاکستان کے پاس اس کی ضرورت کے مطابق بھی فوج نہیں۔ اس کے علاوہ فوجی امداد دینا ممکن نہ تھا۔ بلکہ ہمیں تو خود اپنے دفاعی انتظامات مستحکم کرنا ضروری ہے۔

آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ

پاکستان کے وزیر خارجہ نے نہایت پُر زور الفاظ میں کہا۔ کہ پاکستان کو کشمیر میں ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے لئے اصرار کئے جانا چاہیئے لیکن اس کی راہ میں زبردست دشواریاں حائل ہیں کیونکہ ہندوستان کا رویہ دولت مشترکہ کے دوسرے ارکان سے مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ استصواب رائے عامہ منعقد کرنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ جب کشمیر میں ہندوستانی فوج کا قبضہ ہے۔ اور وہاں کی حکومت صوبائی صدی یہ تہیہ کر چکی ہے کہ ہندوستان کے حق میں فیصلہ ہو جائے۔

اگرچہ کشمیر کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ لیکن دوسرے مسائل بھی ہیں۔ اس مسائل کے متعلق کہ چینی کمیونسٹ تبت میں داخل ہوئے تو پاکستان کا رویہ کیا ہوگا سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ یہ ایک پیچیدہ معاملہ ہے۔ چین اور ہندوستان دونوں ملکوں کا تبت میں محدود اقتدار کا دعویٰ کرنے اور متنازعہ علاقہ کے پاکستان سے بہت قریب ہونے کے باعث یہ مسئلہ پریشان کن ہے

نامہ نگار نے سوال کیا کہ آیا آپ کی رائے میں چینی کمیونسٹ کوریا میں جائیں گے۔ اس پر سر محمد ظفر اللہ نے جواب دیا کہ "یہ کوئی نہیں بتا سکتا" ان سے سوال کیا گیا کہ آیا انہیں یورپ میں جنگ ہونے کی توقع ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔

"کسی کے ارادوں کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے"

ایک اور سوال

سر محمد ظفر اللہ خان سے یہ سوال کیا گیا کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کے ۳۸ ویں متوازی خط کو عبور کرنے کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اقوام متحدہ نے ۳۸ متوازی خط کو سرحد کی حیثیت سے کبھی تسلیم نہیں کیا۔ اسے شمالی کوریا کے باشندوں نے خود ہی قائم کیا تھا۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے اسے تسلیم نہ کرنے کے باوجود یہ خط مجبوراً قبول کیا گیا۔ اسمبلی نے خود مختار حکومت کے لئے جو کمیشن قائم کیا تھا۔ وہ پورے جزیرہ کے لئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ لڑائی ختم ہو جانے پر بھی یہ ملک ابتری کی حالت میں ہوگا

پاکستان کے تعلقات

سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ کناڈا کے ساتھ ہمارے سیاسی اور صنعتی دونوں قسم کے تعلقات نہایت اچھے ہیں۔ اور بتایا کہ وہ ہائی کمشنر محمد علی خان کے اس وعدہ پر یہاں آئے ہیں۔ کہ انہیں یہاں "مقدور آرام ملے گا" کناڈا سے خریداریوں کے متعلق بحث کو اسپیشل مشن کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

شکریہ تعزیت

ہم ان بزرگوں عزیزوں اور دوستوں کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے میرے والد محترم جناب چوہدری بدر الدین خاں صاحب کی شہادت پر تعزیت و ہمدردی کے پیغامات ارسال کئے۔ اگرچہ ایک صالح اور خادم دین باپ کا سایہ سر پر سے اٹھ جانا خاندان کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ لیکن مخلص احباب کے ہمدردانہ پیغامات ہمارے لئے رنج و اندوہ کو کم کرتے ہیں بڑی مدد کا موجب ہو رہے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً جواب دینا قدرے مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ چند سطور بطور شکریہ عرض ہیں (خاکسار اظہر راولپنڈی)

اعلان منسوخی بیعت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے مسمی محمد خورشید کلرک ریلوے ہیڈ کوارٹرز ساکنہ دہرمپورہ لاہور کی بیعت منسوخ کی جاتی ہے

(انچارج بیعت)

دعائے نعم البدل

مولوی مجیب الحق صاحب اسسٹنٹ سوگرکین ڈیولپمنٹ انسپکٹر تباب گنج ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان کا اکلوتا بیٹا عزیز منظور الحق بعمر ۴ سال بعارضہ بخار چند گھنٹہ بیمار رہ کر اچانک اس دار فانی سے رخصت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ غم رسیدہ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور اُن کو نعم البدل عطا فرمائے آمین

(خاکسار اعجاز احمد عفی عنہ)

درخواست دعا

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی اہلیہ ایبے سینیا میں خطرناک طور پر بیمار ہیں۔ زیادہ خون جانے کی وجہ سے دل کی شدید تکلیف ہے۔ جملہ احباب و صحابہ کرام و درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اُن کو صحت کاملہ عطا فرمائے

(دہرم دار بشیر احمد)

مجلس احرار حکومت کا خود کاشتہ پودہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(زمیندار لاہور)

لیڈران احرار کی طرف سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپکی جماعت کے متعلق یہ بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ کہ "احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودہ ہے"۔ احرار کا یہ افتراء ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی جگہ بھی یہ تحریر نہیں فرمایا۔ کہ احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ احرار جب اپنی بھیانک شکل احمدیت کے آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ تو وہ بجائے اس کے کہ اپنے کئے پر پشیمان ہوں الٹے جماعت احمدیہ پر بہتان طرازی کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ احرار کی پشت پناہی کرنے میں حکومت انگریزی نے ان کی کافی مدد کی ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایک ایسا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو ہمارے اس دعویٰ کی تائید کرتا ہے لکھا ہے۔

"مرزائیت کے لئے "حکومت کے خود کاشتہ پودہ ہے" کی اصطلاح احرار ہی کی وضع کی ہوئی ہے۔ اس اصطلاح کی تخلیق کی محرک کیا یہی چیز نہ تھی۔ کہ مرزائیت کی گمراہ کن تعلیم پر جو حملے دوسرے مسلمانوں کی طرف سے ہوئے ہیں۔ ان کو ناجائز یا قابل مواخذہ قرار دیکر حکومت مرزائیت کی سپر بن جاتی ہے۔ تو پھر آج مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں احرار کی غلط روش پر دوسرے مسلمانوں کی طرف سے اعتراض ہونے پر حکومت احرار کی سپر بن رہی ہے۔ اور حکومت کے اعلیٰ افسر حکم دیتے ہیں۔ کہ احرار کے جلسوں میں کوئی گڑبڑ پیدا نہ کی جائے۔ تو کیا اس بدیہی الانتاج منطقی شکل سے یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ مجلس احرار حکومت کا خود کاشتہ پودا ہے جس کی آبیاری کرنا اور جسے صرصر حوادث سے بچانا حکومت اپنے ذمہ ہمت پر فرض سمجھتی ہے"۔ (زمیندار ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء)

(خاکسار محمود عبدالحق امرت سری گنج مغلپورہ لاہور)

تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں برطانیہ کے فرائض

(از پیٹرک لیس) (۲)

گلاب سنگھ سے ہمیں اس کی جو قیمت ملی وہ ۵۰۰۰ پاؤنڈ سے کچھ ہی زائد تھی۔ باشندگان کشمیر نے یہ امر کبھی فراموش نہیں کیا کہ برطانیہ کا سیاسی اقتدار اعلیٰ تقسیم کرنے میز ان کی حفاظت کے بدلہ میں ان کے حکمرانوں نے حکومت برطانیہ کو عمدہ گھوڑا اور شالیں وغیرہ سالانہ بطور نذرانہ پیش کرنا منظور کیا تھا حال ہی میں یہ نذرانہ محض پانچ شالوں تک محدود رہ گیا تھا

کشمیر کے اس سودے ہی کی وجہ سے موجودہ ڈوگرا خاندان ایک صدی سے اس پر حکمران رہا۔ اور اب ۱۹۴۷ء کے موسم خزاں میں مہاراجہ کو اپنی ریاست کا بھارت سے الحاق کرنے کا اصطلاحی حق حاصل ہوا لیکن کیا ہم اب بھی ایک مطلق العنان حکمران کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ چالیس لاکھ انسانوں کے مستقبل کا سودا کرے۔

ممکن ہے یہ شکایت کرنا ہمارے لئے نامناسب ہو کہ باشندگان کشمیر کی رائے نہیں لی گئی۔ کیونکہ ہم نے ۱۸۴۶ء یا ۱۹۴۷ء میں ان کی رائے لینے کا خیال تک نہ کیا۔ لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں۔ جو ہمیں تین سال قبل کہنا چاہیئے تھیں۔ اور جنہیں اب بھی مفید طور پر کہہ سکتے ہیں

دولت مشترکہ کی دو ساتھی قومیں پاکستان اور ہندوستان جو ادارہ اقوام متحدہ کی بھی ممبر ہیں ۱۹۴۷ء کے معاہدہ تقسیم کی رو سے آزاد اور خود مختار حیثیت کی حامل ہوئیں۔ اس معاہدہ میں حکومت برطانیہ بھی شامل تھی اس معاہدہ کا خاص مقصد یہ تھا۔ کہ جغرافیائی نیز سیاسی اعتبار سے جہاں تک علیحدگی قابل عمل تھی سابق ہندوستان کو تقسیم کر دیا جائے۔ تاکہ اس کے وہ حصے جن میں ہندوؤں کی اکثریت ہو۔ اور وہ حصے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ اپنے اپنے طرز پر خود مختاری حاصل کرلیں۔ حیدرآباد پر بھارتی دعوے کی یہی ناقابل تردید بنیاد تھی۔ حالانکہ یہ دوسرا مسئلہ ہے۔ کہ آیا حیدرآباد کو شامل کرنے کے لئے ہندوستان کی غیر اعلان شدہ جنگ جائز تھی یا ناجائز۔ کشمیر پر پاکستان کے دعوے کی بھی یہی بنیاد ہے۔ قتل عام سے پہلے ریاست میں ۷۷ فی صدی مسلمان آباد تھے۔ جموں میں ۶۱ فی صدی سے زائد اور خود کشمیر میں ۹۵ فی صدی۔ ریاست جموں وکشمیر کی سرحدیں ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان سے زیادہ ملحق ہیں۔ اس کی بیرونی تجارت اور رسل ورسائل کے تمام سلسلے پہلے پاکستان سے گزرتے ہیں۔ اس کا جنوبی خطہ پاکستان کی اقتصادیات کے لئے نہایت اہم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مہاراجہ کے اصطلاحی الحاق کو عمل میں لانے کے لئے بھارت کی مسلح جدوجہد اصولاً اس معاہدے کے منافی ہے۔ جس کی بناء پر مملکت پاکستان وجود میں آئی۔ اور پنڈت نہرو جمہوریہ ہندوستان کے وزیر اعظم بنے

حکومت برطانیہ کو اس معاہدہ کے ایک فریق کی حیثیت سے شروع ہی سے واقعات پر اظہار خیال کرنا چاہئے تھا۔ ہم اسے صلح نامہ کی رو سے پورا حق حاصل تھا۔ کہ وہ مہاراجہ سے زیادہ پرزور طریقہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اسے نذرانہ کی پانچ شالیں ملنے کی توقع بھی نہیں رہی تھی۔ بروقت چند پرزور الفاظ سے ہزاروں انسانوں کی زندگیاں محفوظ رہتیں۔ باشندگان کشمیر کو تین سال تک مصیبتوں میں غیر یقینی صورت حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا اور ہندوستان و پاکستان کے دفاعی امور پر ان کے مالیاتی وسائل برباد نہ ہوتے۔

یہ مسئلہ پہلے سلامتی کونسل بعد ازاں اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن پھر سلامتی کونسل اس کے بعد آسٹریلیا کے سر اوون ڈکسن اور اب پھر سلامتی کونسل کے سامنے اس سفارش کے ساتھ پیش ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ ہر ایک کو اس سے بے تعلق ہو جانا چاہیئے۔ لیکن کس صورت میں! کیا الزام وہی طعن و تشنیع اور غالباً مزید خونی سیلاب کی شکل میں! کیا ہمیں یقین ہے۔ کہ روس اس سے قطع تعلق رکھے گا یا ہم کمزوروں کی طرح قطعاً بے زبان ہیں!

کاشتکاروں کے لئے چھوٹے ٹریکٹر

لندن (بذریعہ ریڈیو) حال ہی میں برطانیہ میں ایک ننھا ٹریکٹر تیار کیا گیا ہے۔ جو کام تو وہی کرے گا۔ جو بڑے ٹریکٹر کرتے ہیں۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ جگہ کم گھیرے گا جونہی کہ اس کی تیاری کی خبر سمندر پار کے ممالک میں پہنچی مختلف لوگوں نے اس میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔ اس چھوٹے ٹریکٹر کے ساتھ ساتھ آدمی چل بھی سکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو سوار بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی لمبائی ۵ فٹ تین انچ اور چوڑائی دو فٹ سات انچ ہے۔

اگر اس کی جسامت چھوٹی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس کی قوت کم ہے۔ اگر کھیت ہموار جگہ ہو۔ تو یہ ٹریکٹر ۶ انچ کے حساب سے ہل چلا سکتا ہے۔ یہ بجلی سے چلتا ہے۔ اور اس کے لئے اس میں عمدہ انتظام ہے۔

یہ ٹریکٹر کم سے کم جگہ تک میں آسانی سے مڑ سکتا ہے۔ اس کا ہینڈل دو جگہ سے استعمال ہوتا ہے۔ اب اگر چلانے والا چاہے تو اس پر بیٹھ کر اسے آگے چلائے۔ اور اگر اسے پیچھے لیجانا ہو۔ تو پھر پیشانی والا ہینڈل استعمال کرے۔ یہ ٹریکٹر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

قیمت اخبار

مہربانی فرما کر آپ اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ اخبار باقاعدہ جاری رہتا ہے۔ (منیجر)

دواخانہ خدمت خلق: ہمدرد نسواں: اسقاط حمل اور بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانے کا مجرب علاج
قیمت مکمل کورس انتیس روپے
فضل الٰہی اولاد نرینہ کی بے حد مجرب دوا بشرطیکہ حمل کے پہلے ماہ سے شروع کر دیں۔
قیمت مکمل کورس سولہ روپے۔
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ ممبر پاکستان پارلیمنٹ کی تصدیق
"آپ کے مجرب سرمہ نے میری آنکھیں بالکل درست کر دی ہیں۔ آپ نے ایسی مجرب دوا بنا کر ہم سب کو ممنون احسان کیا ہے"۔
ٹھنڈا سرمہ فی شیشی دو روپے سرمہ جواہر الانی فی شیشی پانچ روپے۔ چھوٹی شیشی ۲/۸
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے: دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں انتخابات مارچ کے وسط میں ہوں گے؟

لاہور ۱۸ ر نومبر- اگرچہ انتخابات کی تاریخوں کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا- تاہم باخبر حلقوں کا کہنا ہے- کہ پنجاب میں پولنگ مارچ کے وسط میں شروع ہو جائے گا

دریں اثنا انتخابات کے سلسلہ میں جو انتظامات کئے جا رہے ہیں- ان کے متعلق توقع ہے کہ جنوری تک مکمل ہو جائینگے اس وقت نیا مسئلہ مردم شماری کی تاریخوں کے مقرر کرنے سے پیدا ہو گیا ہے- اور حکام بہت ہی تذبذب میں ہیں- شاید اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ مردم شماری کی تاریخوں کے پیش نظر انتخابات کی تاریخوں کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے ـــ کراچی میں مردم شماری کے جو حکام ہیں- ان کا یہ ارادہ ہے کہ وہ بھی مردم شماری ہندوستان کی مردم شماری کے ایام ہی کیں تاکہ ہندوستان کی مردم شماری غلط دشمار سے محفوظ کیا جائے

یہ بھی توقع ہے کہ ۳۰ دسمبر تک فہرست ہائے رائے دہندگان شائع کر دی جائے گی- جو پانچ سال تک نافذ العمل رہیں گی-

ٹیلیفون پر گالیاں دینے والوں کو سزا

کراچی ۱۸ ر نومبر- ٹیلیفون کے ذریعہ غلط، من گھڑت، فحش اور ناز یبا پیغام دینے والے کے خلاف کارروائی کی جائے گی- جس کی سزا تین سال قید، جرمانہ یا دونوں ہو گی- اس مطلب کا ایک بل پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں وزیر داخلہ پیش کریں گے۔

وزیر داخلہ نے ایک بیان میں بتایا- یہ بل پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ٹیلیگراف ایکٹ ۱۸۸۵ء میں ترمیم کی جائے- تاکہ ٹیلیفون کے ذریعہ کسی شخص کو غلط، من گھڑت اور فحش پیغام نہ دیئے جائیں۔

سینماؤں کی پبلسٹی کے لئے لاؤڈ سپیکرز کا استعمال بند

لاہور ۱۸ نومبر- آج ڈپٹی کمشنر لاہور- میئر آف لاہور کارپوریشن اور چیف اگزیکٹو افسر لاہور کارپوریشن کے درمیان ایک کانفرنس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ سینماؤں نے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ پبلسٹی کا جو طریقہ شروع کر رکھا ہے اسے بند کرنے کے لئے شدید کارروائی کی جائے- یہ بھی طے پایا کہ جس سینما کا پروپیگنڈا کرتا ہوا کوئی پکڑا جائے اس سینما کے منتظمین اور فلم کے ڈسٹری بیوٹروں پر مقدمہ چلایا جائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے۔

مسٹر غضنفر علی خاں لاہور میں

لاہور ۱۷ ر مسٹر غضنفر علی خاں سفیر کبیر پاکستان کل لاہور پہنچے- ریلوے اسٹیشن پر ان کے احباب سرکاری حکام اور مسلم لیگی زعماء نے خیر مقدم کیا ـــ مسٹر غضنفر علی خاں دو دن لاہور میں قیام کرنے کے بعد دہلی روانہ ہو جائیں گے

(بقیہ) ۲ میں تقسیم کر دیا جائے

پاکستان کے استحکام کے لئے مسلم لیگ کو مضبوط بنایا جائے

لاہور ۱۸ ر نومبر میاں ممتاز محمد دولتانہ نے کل دو جلسوں کو خطاب کیا اور مسلمانوں پر اس بات کا زور دیا کہ وہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

آپ نے مسلم لیگ کے گذشتہ کارناموں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مسلم لیگ نے گذشتہ تین سالوں میں اس قدر شاندار خدمات سر انجام دی ہیں- جن پر ہم جس قدر فخر کریں کم ہے۔ تین سال کے عرصہ میں پاکستان مسلم لیگ کی حکومت نے پاکستان کی معاشی حالت کو اتنا مضبوط کر دیا کہ ایشیا تو درکنار یورپ کے کئی ملک بھی پاکستان کا مقابلہ نہیں کر سکتے- کیا یہ کوئی معمولی بات ہے سیاسی طور پر آج پاکستان اس قدر مضبوط ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں پاکستان کی عظمت کا احترام کرتی ہیں۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے ضروری ہے کہ مسلم لیگ کو مضبوط کیا جائے- اور اس میں پاکستان کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

تبت کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے

نئی دہلی ۱۸ ر نومبر- تبت کی حکومت تین افراد پر مشتمل ایک مشن لیک سکیس بھیج رہی ہے- چین کے خلاف یہ نمائندے اپنے ملک کے نقطہ نظر کی وضاحت کریں گے۔

تبت نے سکیورٹی کونسل سے اپیل کی تھی کہ چینی فوجوں کے تبت پر حملہ سے جو صورت حالات پیدا ہوئی ہے- اس کی صحیح تحقیقات کی جائے- مسٹر این گوپال سوامی اینگر وزیر مواصلات نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ تبت کے معاملہ پر ہندوستان نیپال کی حمایت کرے گا۔

ایرانی فوجیں مختلف مقامات پر متعین کی جائینگی

لندن ۱۸ ر نومبر- یہاں معلوم ہوا ہے کہ ایرانی وزارت دفاع اس امر پر غور کر رہی ہے کہ اس کی فوج کا جو بڑا حصہ اس وقت طہران میں جمع ہے اسے ہمدان- زنجان اور قزوین جیسے دور افتادہ شہروں

پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے امریکی ادارہ کی امداد

لاہور ۱۸ ر نومبر- کل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن کی صدر بیگم لیاقت علی خاں کی درخواست پر امریکی ادارہ "کیئر" (C.A.R.E) (یورپ کو امریکی امداد کی انجمن امداد باہمی) نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے کپڑوں کی گانٹھیں روانہ کی ہیں۔

یہ کپڑے لاہور آ گئے ہیں- اور انہیں تقسیم کے لئے کل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن کی شاخ پنجاب کی سکرٹری بیگم جی اے خاں کے حوالہ کر دیا گیا ہے- ـــ "کیئر" کے ڈائریکٹر برائے مشرق وسطی و جنوبی ایشیا کے نائب مسٹر ڈین ایس خاص طور پر کپڑوں کی تقسیم میں مدد دینے کے لئے یہاں آئے ہیں- مسٹر باوین آئندہ منگل کو ہوائی جہاز سے کراچی روانہ ہو جائیں گے (اسٹار)

آزاد پاکستان پارٹی کے لیڈر راولپنڈی میں

راولپنڈی ۱۸ ر نومبر- گذشتہ شب سردار شوکت حیات خاں کی زیر سرکردگی آزاد پاکستان پارٹی کے لیڈران جہلم سے یہاں پہنچے۔

آج وہ پارٹی کے کارکنوں سے ملاقات کر رہے ہیں اور کل وہ جلسہ عام سے خطاب کرینگے پارٹی کے ایک رکن میاں افتخار الدین جو جہلم ہی میں ٹھہر گئے تھے- کل صبح یہاں پہنچ رہے ہیں- (اسٹار)

جھنگ کے سیلاب زدگان کیلئے رضائیاں

راولپنڈی- ۱۸ نومبر- سیلاب زدگان میں تقسیم کے لئے راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر نے ۱۵۰ رضائیاں جھنگ روانہ کی ہیں-

یہ رضائیاں کپڑے کے تھوک فروش تاجروں کی راولپنڈی کی انجمن نے دی ہیں (اسٹار)

چار اشتراکی طلباء کی گرفتاری

بیروت ۱۸ نومبر- مختلف لبنانی اداروں کے چار طالبعلموں کو بین الاقوامی طلباء کی پراگ کی انجمن کی رکنیت اور اشتراکی سرگرمیوں کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ (اسٹار)

مشرقی اور مغربی اردن کے لئے مشترکہ بجٹ

عمان ۱۸ نومبر- اردن کی وزارت خزانہ نے تمام سرکاری محکموں سے درخواست کی ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ کے لئے وہ دریا کے مشرقی اور مغربی سواحل کا مشترکہ میزانیہ مرتب کریں

یہ پہلا موقعہ ہے کہ . . . .

الحاق کے بعد دونوں علاقوں کا مشترک بجٹ تیار کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

(بقیہ) ۴ سٹی میں اپنا سفارت خانہ قائم کر دے گا (اسٹار)

پاکستان لگیشن کا شامی وزارت کو انتباہ

دمشق ۱۸ ر نومبر- یہاں کے پاکستانی لگیشن نے شامی وزارت خارجہ کو مطلع کیا ہے- کہ ۱۰۰۰ کے نوٹ بنکوں اور منڈیوں میں پیش کئے جا رہے ہیں-

لگیشن نے بتایا ہے کہ بنک آف پاکستان نے ۱۰۰۰ روپے کے نوٹ جاری ہی نہیں کئے- اور یہ نوٹ جعلی ہیں (اسٹار)

جرمنی میں شامی تجارتی گفتگو

دمشق ۱۸ ر نومبر یہاں کے اقتصادی حلقے اس شامی وفد سے بہت امیدیں وابستہ کر رہے ہیں جو مغربی جرمنی میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق بات چیت کر رہا ہے

یہ وفد اس وقت فرینکفرٹ میں گفتگو کر رہا ہے یہاں امید کی جا رہی ہے کہ تجارتی تبادلہ اور ادائیگی کے متعلق کوئی معاہدہ ہو جائے گا

شام کے زراعتی حلقوں میں امید کی جا رہی ہے کہ مغربی جرمنی شام کے زراعتی پیداوار کے ایک اہم منڈی ثابت ہو سکتا ہے اور یہ کہ شامی اقتصادیات کے اس شعبہ کو کافی امداد مل سکیگی (اسٹار)

شام کے لئے مقامی فضائی سروس

دمشق ۱۸ ر نومبر- اب ایک ایسی نئی فضائی سروس کام کر رہی ہے- جس نے دمشق کو تیزی سے ترقی کرنے والے شمالی علاقہ سے منسلک کر دیا ہے اس وقت یہ سروس دمشق حلب اور دیر الزور کے درمیان جو صوبہ جزیرہ میں واقع ہے چل رہی ہے ـــ اس سروس پر استعمال ہونے والے ہوائی جہاز ۲۸ نشستوں اور دو انجن والے ڈکوٹا طیارے ہیں- (اسٹار)

ویٹیکن میں ایران کا پہلا نمائندہ

طہران ۱۸ نومبر- امکان ہے کہ سابق ایرانی سفیر روم السید پاکردان کو ویٹیکن میں ایران کا پہلا سفیر مقرر کیا جائے گا- جب کہ ایران ویٹیکن (بقیہ) ۴